سوال

(649)بخدمت حضرت مولاناابوالوفاثناء اللہ صاحب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٕ حضرت مولاناابوالوفاثناء اللہ صاحب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ج کل پنجاب میں پیری مریدی کا عام رواج ہے لیکن ہم نوجوان اہلحدیث اس سے بالکل ناواقف جاہل مطلق اور حران ہیں کہ موجودگی قرآن مجیدواحادیث شریف ہمیں ایسی کون سی ضرورت لاحق ہے کہ جس سے ہم بغیر مرید ہوئے عمل صالح نہیں کرسکتے ہمارے دوست اس کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے

اہلحدیث

ی مریدی توکوئی چیز نہیں ایسا ہیاس کیمثال جوسوال میں درج ہے فضول اور خلاف شریعت ہے ایسی مثالوں کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد ہے آیت-

ﻼ تَضرِ بُوالِلّٰہِ الأَمْثالَ   اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ٧٤سورة النحل

داکی شان میں مثالیں نہ گھڑاکرواللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے'' خداکی حکومت انسانی حکومت کی طرح نہیں ہے کہ اس کے پاس پہنچنے کے لئے کسی امیر وزیر کی ضرورت ہووہ توخود فرماتا ہے آیت وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيب

ں تہارے بالکل قریب ہوں اس دلیل کو توکوئی تعلق نہیں بلکہ اس دلیل کا پیش کرنا ہی گنا ہے البتہ کسی مرد صالح سے حسن عقیدت رکھ کر اس سے تعلق پیدا کرنا اوراس کی صحبت میں رہ کرفائدہ صحبت لینا اورفائدہ تعلیم حاصل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے محض پیری مریدی کی بعیت کوئی چیز نہیں جب سے پیروں کے ً

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص628

محدث فتویٰ